تراویح کی چار رکعتیں رہ جائیں، تو قضا کیا جا سکتا ہے؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13304

تاریخ اجراء: 07 رمضان المبارک 1445ھ / 18 مارچ 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید نے سحری کا وقت ختم ہونے سے آدھا گھنٹہ پہلے نمازِ تراویح شروع کی، ابھی چار رکعت تراویح باقی تھیں کہ وقت ختم ہو گیا۔ آپ سے معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا زید اُن چار رکعتوں کو وقت ختم ہونے کے بعد بھی ادا کر سکتا ہے؟ شریعت اس بارے میں ہماری کیا رہنمائی کرتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اُن چار رکعت تراویح کی قضا کرنا زید کے ذمے لازم نہیں، کیونکہ نمازِ تراویح اگر فوت ہو جائے تو اصلاً اُس کی قضا نہیں۔ البتہ اگر زید تراویح کی نیت سے وہ چار رکعت ادا کر لیتا ہے، تب بھی اُس کی یہ تراویح ادا نہیں ہو گی بلکہ جداگانہ نفل و مستحب ادا ہوں گے۔

البتہ یہاں یہ ضرور یاد رہے کہ فجر کے پورے وقت میں سوائے سنتِ فجر کے کوئی نفل نماز پڑھنا جائز نہیں، لہذا یہ نفل اگر پڑھنے بھی ہوں تو کسی ایسے وقت میں پڑھے جائیں جب نفل نماز پڑھنا منع نہ ہو۔

تراویح کی اصلاً قضا نہیں۔ جیسا کہ تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے: "(ولا تقضى إذا فاتت أصلا) ولا وحده في الأصح (فإن قضاها كانت نفلا مستحبا وليس بتراويح) كسنة مغرب وعشاء۔" یعنی نمازِ تراویح جب فوت ہو جائے تو اس کی اصلاً قضاء نہیں، اصح قول کے مطابق تنہا بھی اس کی قضاء لازم نہیں۔ پس اگر کسی نے تراویح کی قضاء کر لی تو یہ نمازِ تراویح نہیں ہو گی بلکہ نفل مستحب ہوں گے جیسے مغرب و عشا کی سنتوں کو قضا کرنے کا حکم ہے۔

مذکورہ بالا عبارت کے تحت رد المحتار میں ہے: "(قوله ولا وحده) بيان لقوله أصلا: أي لا بجماعة ولا وحده ط (قوله في الأصح) وقيل يقضيها وحده ما لم يدخل وقت تراويح أخرى، وقيل ما لم يمض الشهر

قاسم۔"ترجمہ:"(قولہ ولا وحدہ) شارح کا یہ قول "اصلاً" کا بیان ہے کہ نمازِ تراویح کی نہ تو جماعت کے ساتھ قضا ہے اور نہ ہی تنہا قضا ہے، علامہ طحطاوی علیہ الرحمہ نے اسے ذکر فرمایا ہے۔(قولہ في الأصح) یہاں شارح نے اصح کی قید اس لیے لگائی کہ ایک قول یہ بھی ملتا ہے کہ بندہ تنہا نمازِ تراویح کی قضا کرے جب تک کہ دوسری تراویح کا وقت داخل نہ ہو جائے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب تک مہینہ نہ گزر جائے، اس وقت تک نمازِ تراویح کی قضا کی جا سکتی ہے، علامہ قاسم علیہ الرحمہ نے اسے بیان فرمایا ہے۔"(ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الصلاۃ، ج02، ص598، مطبوعہ کوئٹہ)

دررالحکام شرح غررالاحکام میں ہے:"(وإن فاتت لا تقضى أصلا) أي لا بالجماعة ولا منفردا؛ لأن القضاء من خواص الفرض۔"یعنی نمازِ تراویح جب فوت ہو جائے تو اس کی اصلاً قضاء نہیں، نہ ہی جماعت کے ساتھ اور نہ ہی انفرادی طور پر، کیونکہ قضاء فرض کے خواص میں ہے۔(درر الحکام شرح غرر الأحکام، کتاب الصلاۃ، ج01، ص119، دار إحياء الكتب العربية)

بہارِ شریعت میں ہے:"اس کا وقت فرض عشا کے بعد سے طلوعِ فجر تک ہے۔۔۔۔ **اگر فوت ہو جائیں تو ان کی قضا نہیں** اور اگر قضا تنہا پڑھ لی تو تراویح نہیں بلکہ نفل مستحب ہیں، جیسے مغرب و عشا کی سنتیں۔"(بہارِ شریعت، ج01، ص689، مکتبۃ المدینہ، کراچی، ملتقطاً)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net